

## 2127- ارکان نکاح، شروط نکاح اور ولی کی شروط

سوال

عقد نکاح کے ارکان اور اس کی شروط کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

اسلام میں عقد نکاح کے تین ارکان ہیں :

اول :

خاوند اور بیوی کی موجودگی جن میں مانع نہ پایا جائے جو صحت نکاح میں مانع ہو مثلاً نسب یا پھر رضاعت کی وجہ سے محروم وغیرہ، اور اسی طرح مرد کافر ہو اور عورت مسلمان ہو۔

دوم :

حصول بحاجب : بحاجب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو یہ کہے کہ میں نے تیری شادی فلاں لڑکی سے کر دی یا اسی طرح کے کوئی اور الفاظ۔

سوم :

حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا پھر اس کے قائم مقام سے ادا ہوں مثلاً وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کچھ اور الفاظ۔

صحبت نکاح کی شروط :

اول :

زوجین کی تعین : چاہے یہ تعین اشارہ یا نام یا پھر صفت بیان کر کے کی جائے۔

دوم :

خاوند اور بیوی کی دوسرے پر رضامندی :

کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایم کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جاسکتا، اور کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام کئے گئے اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کنواری) کی اجازت کس طرح ہو گئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اجازت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4741)۔

حدیث میں ایم کا لفظ استعمال ہوا ہے ایم اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے خاوند سے اس کی موت یا پھر طلاق کی وجہ سے علیحدہ ہو چکی ہو۔

اور تسامر کا معنی ہے کہ اس سے اجازت کی جائے گی جس میں اس کی جانب سے صراحت ہونا ضروری ہے، -

اور کیف اذخا : کا معنی ہے کہ کنواری کی اجازت کس طرح کیونکہ وہ تو شرما تی ہے۔

سوم :

عورت کا نکاح اس کا ولی کرے : کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے نکاح میں ولی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿ اور اپنے میں سے بے نکاح عورتوں اور مردوں کا نکاح کرو ۝ ۔ ﴾

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (1021) اس کے علاوہ اور محدثین نے بھی اسے روایت کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

چہارم :

عقد نکاح کے لیے گواہ : اس لیے کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) رواہ الطبرانی۔ دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7558)۔

اور نکاح کی تاکید اور اعلان بھی ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نکاح کا اعلان کرو) مسند احمد، صحیح الجامع میں اسے حسن قرار دیا گیا ہے دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (1072)۔

ولی بننے کی شروط :

ولی میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

1- عقل۔ یعنی عقلمند ہو بے وقوف ولی نہیں بن سکتا۔

2- بلوغت۔ یعنی بالغ ہو بچہ نہ ہو۔

3- حریمہ : یعنی آزاد ہو غلام نہ ہو۔

4- دین ایک ہو، اس لیے کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی، اور اسی طرح مسلمان کسی کافر یا کافرہ کا ولی نہیں بن سکتا۔

کافر مرد کو کافرہ عورت پر شادی کی ولایت مل سکتی ہے، چاہے ان کا دین مختلف ہی ہو، اور اسی طرح مرتد تنفس کو بھی کسی پر ولایت نہیں حاصل ہو سکتی۔

5- عدالت: یعنی عادل ہونا چاہیے یہ عدل فتن کے منافی ہے، جو بعض علماء کے ہاں تو شرط ہے اور بعض علماء ظاہری طور پر ہی عادل ہونا شرط لگاتے ہیں، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ اتنا ہی کافی ہے کہ جس کی شادی کا ولی بن رہا ہے اس کی مصلحت حاصل ہونا ہی کافی ہے۔

6- ذکورة۔ یعنی وہ مرد ہو۔

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کوئی عورت کسی عورت کی شادی نہ کرے، اور نہ ہی کوئی عورت خود اپنی شادی خود کرے، جو بھی اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہوگی) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (7298) دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (1782)۔

7- رشد، ایسی قدرت جس سے نکاح کی مصلحت اور کشوکی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

فتخاء کرام کے ہاں تو ترتیب ضروری ہے اس لیے ولی کے نہ ہونے یا اس کی نا اہلی کی بنای پر یا پھر اس میں مشروط نہ پائے جانے کہ صورت میں قریبی ولی کو چھوڑ کر دور والے کو ولی بنانا جائز نہیں۔

عورت کا ولی اس کا والد ہے اس کے بعد جس کے بارہ میں وہ وصیت کرے، پھر اس کا دادا، پڑا دادا اور اس کے اوپر تک، پھر اس کے بعد عورت کا بیٹا، اور پھر پوتا اور اس سے نیچے تک، پھر اس کے بعد عورت کا سگا بھائی، پھر والد کی طرف سے بھائی، پھر عورت کا سگا بھاچا، پھر والد کی طرف سے بھاچا، پھر پچھا کے بیٹے، پھر نسب کے لحاظ کے سے قریبی شخص جو عصہ ہو ولی بنے گا جس طرح کہ وراثت میں ہے، اور پھر جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی مسلمان حکمران یا پھر اس کا قائم مقام قاضی ولی بنے گا۔

واللہ اعلم۔